السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر عورت وضع حمل کی کیفیت میں ہو، اوراسے ہسپتال لے جایا گیا، اوراس کے لیے معمول کی ولادت مشکل ہوگئی تواس کا آپریشن کیا گیا، توکیا اس کی یہ کیفیت نفاس والی شمار ہوگی، اوراسے معین مدت تک نماز روزہ چھوڑدینا ہوگا۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی جائے، اللہ آپ کوجزائے خیر دے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں اگر عورت کا اس کی شرمگاہ سے بسبب ولادت خون جاری ہوتا ہے تو یہ نفاس والی شمار ہوگی۔ اگر خون بالکل ہی نہیں نکلتا ہے تب یہ نفاس والی نہیں ہوگی اوراس پر نماز روزہ رکھنا فرض ہوگا۔ علماء نے ایسے ہی لکھا ہے کہ اگرکسی عورت کوولادت میں کوئی خون نہیں نکلتا ہے تو یہ نفاس والی نہیں سمجھی جائے گی۔ جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس نے بغیر کسی خون وغیرہ کے بچے کوجنم دیا ہے؟ توانہوں نے فرمایا کہ: "اس عورت کواللہ نے پاک رکھا ہے۔" یعنی یہ نماز پڑھے اورروزہ رکھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگرولادت میں شرمگاہ سے خون جاری ہو تو یہ نفاس ہے اوراسے پاک ہونے تک توقف کرنا ہوگا۔ اس کے بعد غسل کرکے نماز شروع کرے۔ اوراگر سرے سے کچھ نہیں نکلتا ہے، تواسے نماز پڑھنی چاہئے یہ نفاس والی نہیں ہے۔ علمائے حنابلہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر223

محدث فتویٰ